ابومروان معاویہ واجد علی ہاشمی

کربلاء میں مرکبِ حسین رضی اللہ عنہ

ذوالجناح دوکلموں سے مرکب ہے۔ ایک ''ذو'' دوسرا '' جناح''۔ ''ذو'' عربی میں صاحب کو کہتے ہیں، اور ''جناح'' پر یا باز و کو کہتے ہیں۔ ذوالجناح کا معنی ''صاحبِ پر'' یعنی اڑنے والا بنا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سفرِ کربلا میں مرکب حسینی کا نام ہے، مگر اس نام سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی کسی سواری کا ذکر تاریخی مصادر میں کہیں نہیں ملتا۔ اس بات کا اعتراف ایک بہت بڑے شیعہ مؤرخ، صاحبِ ناسخ التواریخ نے بھی (جز دوم جلد ششم صفحہ ۳۶۶ مطبوعہ تہران) کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ''واضح ہو کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سواری معتبر کتابوں میں دو ناموں سے مذکور ہے۔ ایک گھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جس کا نام ''مرتجز'' تھا دوسری سواری اونٹ تھی۔ جس کو 'مسنّات' کہتے تھے۔ گھوڑا...... جسے ذوالجناح کا نام دیا گیا ہے۔...... حدیث واخبار اور تاریخ کی کسی معتبر کتاب میں، میں نے اس کا نام نہیں دیکھا''۔

توضیح: فاضل شیعہ مؤرخ کی مذکورہ تحریر سے چند امور ثابت ہوئے......

۱۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی دو سواریاں تھیں ایک گھوڑا اور دوسری اونٹنی۔

۲۔ ''مرتجز'' نامی گھوڑا دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ملا۔

۳۔ احادیث، اخبار اور تاریخ کی معتبر کتابون میں ذوالجناح نام گھوڑے کا کوئی اتا پتا نہیں۔

۴۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے کسی گھوڑے کا نام ذوالجناح نہیں اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے مرتجز کا نام ذوالجناح ہے۔

کیا واقعہ کربلا میں یہ دونوں سواریاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں؟

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا مدینہ سے مکہ مکرمہ جانا اور پھر مکہ سے کوفہ کا ارادہ کر کے سفر پر روانہ ہونا جنگ وجدال کے لیے نہ تھا۔ اہل وعیال جس میں بچے اور عورتیں بھی تھیں کو ساتھ لے لینا اس کی بیّن دلیل ہے کہ آپ کسی سے لڑنے نہیں جا رہے تھے اور ایسا سفر جنگ وجدال کا نہیں ہوا کرتا جو عورتوں اور بچوں کے ساتھ کیا جائے۔ جب ہم عربوں کے واقعات سفر کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اونٹوں کی بجائے گھوڑوں کا استعمال اسی وقت پسند کرتے تھے جب کہیں گھوڑ دوڑ کے لیے، کسی معرکے کے لیے یا کسی خوشی کے موقع میں شرکت کرنے کا ارادہ ہوتا، غرض سبک روی سی حرکت پیشِ نظر ہوتی، آپ کا یہ سفر کربلا نہ گھوڑ دوڑ کے لیے تھا اور نہ ہی خوشی کے لیے گھر سے باہر روانگی تھی۔ اس سفر میں

اونٹ ہی آپ کی سواری تھے گھوڑوں پر یہ سفر نہیں کیا گیا، نہ اس سفر میں گھوڑے آپ کے ساتھ تھے کوفہ کی طرف روانگی کے وقت بھی خاندان اہل بیت رضی اللہ عنہ سواریاں اونٹ ہی تھے۔

مکہ سے روانگی کے وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سواری اونٹنی تھی:

ذبحِ عظیم، بحوالہ مقتل ابی مخنف، مکتبہ رضویہ شاہ عالم مارکیٹ صفحہ ۲۵۵، پر شیعہ مؤرخ نے یہ روایت نقل کی ہے: ''**کان وقت السحر عزم السیر الی العراق فأخذ محمد بن حنفیة زمام ناقته**'' ترجمہ: جب سحری کا وقت ہوا آپ نے عراق کی طرف سفر کا عزم فرمایا تو جناب محمد بن حنفیہ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ لی۔ اس روایت سے ہی ثابت ہوا کہ مکہ سے روانگی کے وقت آپ کی سواری اونٹنی تھی۔

یہی حوالہ اور بھی کئی شیعہ کتب میں ملاحظہ فرمائیں:

۱: مقتل لہوف، مصنف سید ابن طاؤس، طبع: اسلامک بک سنٹر، اسلام آباد۔ صفحہ ۵۰

۲۔ احسن المقال منتہی الآمال، صفحہ ۴۱۷، مصنف: شیخ عباس قمی چھٹی فصل

۳۔ جلاء العیون، جلد دوم، صفحہ ۲۰۷، مصنف ملا باقر داماد مجلسی

۴۔ خطبات فرمودات ومکتوبات، مؤلف: محمد صادق نجمی قم ایران، صفحہ ۱۰۹، طبع: دار الثقلین کراچی

۵۔ نفس المہموم، صفحہ ۱۴۵، مؤلف: شیخ عباس قمی، ناشر ولی العصر ٹرسٹ، رتہ متہ ضلع جھنگ

۶۔ مشہور زمانہ شیعہ مؤرخ، شیخ مفید اپنی کتاب ''الارشاد'' میں لکھتے ہیں:

پس فرزدق شاعر سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی ماں کے ساتھ ۶۰ ھ میں حج کیا میں اپنی ماں کا اونٹ کھینچے چلا آ رہا تھا۔ جب میں حرم میں داخل ہوا تو اچانک میری ملاقات حضرت حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی وہ تلواروں اور ڈھالوں کے ساتھ مکہ سے خارج ہو رہے تھے۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ اونٹوں کی قطار کس کی ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ حسین ابن علی کی۔ (الارشاد، شیخ مفید، صفحہ ۳۲۶، سفرِ امام، مکہ سے عراق)

مشہور شیعہ مقاتل صاحب ذبح عظیم نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۶۱ پر لکھا ہے کہ فرزدق کی ملاقات کے حالات تمام تاریخوں میں درج ہیں اور اس قدر مشہور ہیں کہ کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ (ذبح عظیم)

۷۔ علامہ طبری نے اپنی کتاب کی چوتھی جلد، مترجم حصہ اول، صفحہ ۱۷۸ پر اس ملاقات کی تفصیل کو بیان کیا ہے یہاں اس کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں

آپ جب مقام صفاح تک پہنچے تو فرزدق بن غالب شاعر نے آپ کو ٹھہرایا...... حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ یہ تو بیان کرو کہ لوگوں کو تم کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو فرزدق نے عرض کیا: لوگوں کے دل آپ کی طرف

مائل ہیں اور تلواریں ان کی بنی امیہ کی اعانت کے لیے ہیں۔ حسین رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے سچ کہا یہ کہہ کر حسین رضی اللہ عنہ نے اونٹ کو آگے بڑھایا السلام علیک کہا اور دونوں آدمی اپنے اپنے راستہ پر چل کھڑے ہوئے۔ (تاریخ طبری اردو نفیس اکیڈمی کراچی جلد۴ رصفحہ ۱۷۸)

دوران سفر قافلہ حسینی رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹ ہی تھے:

شیخ مفید مشہور شیعہ مؤرخ ہیں۔ اپنی کتاب الارشاد کے صفحہ ۳۲۷ پر لکھتے ہیں: '' پھر وہاں سے چل کر مقام تنعیم پہنچے تو آپ کی ملاقات یمن سے آنے والے ایک قافلہ سے ہوئی۔ پھر آپ نے قافلہ والوں سے کچھ اونٹ اپنے سامان اور ساتھیوں کے لیے کرایہ پر لیے اور ان سے کہا جو ہمارے ساتھ عراق تک جانا چاہتا ہے۔ ہم اس کو پورا کرایہ دیں گے اور اس سے اچھا سلوک کریں گے اور جو راستہ میں ہم سے جدا ہونا چاہے گا ہم اس کو اتنا کرایہ دیں گے۔ جتنا اس نے راستہ طے کیا کچھ لوگ آپ کے ساتھ چل پڑے اور باقیوں نے انکار کیا''۔ ملاحظہ ہو

(۱) الاشاد صفحہ: ۳۲۷　　　　(۲) منتہی الآمال جلد۱ رصفحہ ۴۱۹، ۴۱۸

(۳) طبری جلد۴ صفحہ ۱۷۸/۱۷۷　　　　(۴) جلاء العیون صفحہ ۲۰۹

لشکر ابن سعد سے امام کا خطاب اور اونٹنی:

جب لوگ آپ کے قریب آ گئے تو آپ نے اپنا ناقہ طلب کیا اور اس پر سوار ہوئے اور بلند آواز میں آپ نے پکار کر فرمایا، جسے اکثر لوگوں نے سنا۔ '' لوگو میری بات سن لو! میرے ساتھ جلدی نہ کرو۔ جو باتیں تم سے کہنا ضروری ہیں، مجھے کہہ لینے دو اور لوگوں کے پاس چلے آنے کا عذر مجھے کر لینے دو۔ اگر تم میرے عذر کو مان لو گے میری بات کو سچ سمجھو گے، میرے ساتھ انصاف کرو گے تو تم نیکی حاصل کرو گے اور پھر مجھ پر الزام نہ دھر سکو گے'' ....

(۱) طبری جلد چہارم حصہ اول صفحہ ۲۰۸/۲۰۹　　　　(۲) نفس المہموم صفحہ ۲۱۶

یہ خطبہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اونٹنی پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا یعنی دوران جنگ آپ کے پاس اونٹنی ہی تھی۔

میدان کربلاء میں بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹنی ہی تھی:

۱:　عن القاسم بن اصبغ بن نباته قال حدثنی من شهد االحسین فی عسکره ان الحسین حین غلب علیٰ عسکره رکب المسنات .

ترجمہ:　قاسم بن اصبغ بن نباتہ کہتا ہے کہ میں نے ایسے شخص سے سنا جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجود تھا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا لشکر مغلوب ہو گیا تو آپ مسنات نامی اونٹنی پر سوار ہو گئے۔ (۱۔ طبری جلد۶ رصفحہ ۲۵۸ تحت ۶۱ ھ طبع بیروت + مترجم طبری جلد۴ رصفحہ ۲۲۸ (۲) نفس المہموم مولف عباس قمی صفحہ ۲۱۹)

۲: ......''پھر آپ نے اپنے ناقہ کو بٹھایا اور عقبہ بن سمعان کو حکم دیا اور اس نے اس کا پاؤں رسی سے باندھ دیا''
(طبری جلد چہارم مترجم صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

۳: ......''یہ کہہ کر آپ نے ناقہ کو بیٹھا دیا عقبہ بن سمعان کو حکم دیا انھوں نے ناقہ کو باندھ دیا اب دشمنوں نے آپ پر حملہ کرنا شروع کیا''

۴: مقتل ابی مخنف صفحہ ۵۵ طبع نجف اشرف ایران میں بھی یہ روایت موجود ہے: **أناخ راحلتہ و أمر عقبة بن سمعان أن یعقلھا بفاصل زمامھا** ۔ترجمہ: پھر آپ نے اونٹنی بٹھائی اور عقبہ بن سمعان کو حکم دیا کہ اس کی فالتو مہار سے اس کے گھٹنے باندھ دو۔

۵: شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد قافلہ حسینی رضی اللہ عنہ کو لوٹتے وقت بھی دیگر سامان کے ساتھ اونٹوں کا ذکر موجود ہے۔'' آپ جو لباس پہنے ہوئے تھے وہ بھی لٹ گیا بحر بن کعب نے پائجامہ لیا، قیس بن اشعث نے چادر لی، اسود نے نعلین آپ کی اتار لیں، بنی نہشل کے ایک شخص نے تلوار نکال لی۔ پھر یہ لوگ ورس (زعفران) اور پوشاک اور اونٹوں کی طرف جھکے اور یہ سب چیزیں لوٹ لے گئے'' (طبری جلد چہارم حصہ اول صفحہ: ۲۳۰)

طبری کی اس روایت میں بھی شہادت کے بعد قافلہ حسینی رضی اللہ عنہ کے مال و اسباب کو جب لوٹا گیا اس میں بھی اونٹوں ہی کا ذکر موجود ہے گھوڑوں کا نہیں۔

۶: شیعہ کی ایک معتبر ترین کتاب بحار الانوار میں آیا ہے:

فقال ھذا موضع کربلا ھذا مناخ رکابنا و محط رحالنا و مقتل رجالنا و مسفک دمائنا

ترجمہ: فرمایا کہ یہ کربلا ہے یہ جگہ ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ ہے اور ہمارے کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور ہمارے مردوں کی شہادت گاہ اور ہمارے خون گرنے کی جگہ ہے۔ (بحار الانوار جلد ۴۴، صفحہ ۳۸۳، مطبوعہ تہران)

یہی روایت شیعہ کی اور دوسری دو معتبر کتب میں بھی موجود ہے (۱: کشف الغمہ فی معرفتہ الائمہ مطبع تبریز ایران صفحہ: ۳۴۷۔ /۲: مناقب شہر آشوب جلد ۴ صفحہ ۱۰۰۳ طبع جدید ایران قم)

۷: اخبار الطوال صفحہ ۳۵۳ طبع جدید بیروت

یہ شیعہ کی ایک اور معتبر ترین کتاب ہے جس میں ہے کہ حضرت حسین نے پوچھا کہ اس جگہ کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے کہا کہ کربلا۔ فرمایا: مصیبت کی جگہ، میرے والد گرامی جب صفین کی طرف جا رہے تھے میں بھی ان کے ہمراہ تھا، آپ کا جب یہاں سے گزر ہوا تو اکچھ دیر کے لیے ٹھہر گئے اس جگہ کے بارے میں پوچھنے لگے تو آپ کو اس کا نام بتایا گیا آپ نے فرمایا کہ یہ جگہ ان (شہید کربلا) کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کا خون گرے گا''

اس روایت کے راوی خود دو آئمہ رحمہما اللہ ہیں اور بقول اہل تشیع ائمہ کو علم لدنی اللہ تعالیٰ عطاء کرتے ہیں شیعہ عقیدہ کے مطابق اللہ سے براہ راست علم حاصل کرنے والے دو ائمہ (سیدنا علی وحسین رضی اللہ عنہما) کیسے غلط کہہ سکتے ہیں۔ دونوں شیعہ امام یہاں اونٹوں کا ذکر کر رہے ہیں اور شیعہ ذاکر اور مجتہد کہتا ہے کہ کربلاء میں امام کے پاس ذوالجناح تھا۔ کس کی بات مانی جائے۔ یقیناً ائمہ کرام رضی اللہ عنہما کی ہی بات معتبر ہے۔ فیصلہ اہل انصاف خود کرلیں۔

۸: کاروان شہادت صفحہ ۲۳۱ ناشر مکتبہ الہادی اسلام آباد

یہ عصر حاضر کے ایک فاضل شیعہ مصنف علامہ محمد علی فاضل کی تالیف ہے۔ اس کے صفحہ ۲۳۱ پر امام محمد باقر علیہ الرحمہ کے ذریعے بیان ہونے والا امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فرمان روایت ہوا ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ہمراہ آگے بڑھے اور مقذ فان نامی جگہ پر پہنچے تو فرمایا: ”یہاں پر دوسو نبی اور اولا دپیغمبر شہید ہوئے ہیں اور یہ عاشق الٰہی شہدا کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہ شہدا کے قتل ہونے کا مقام ہے ان سے پہلے لوگوں کو ان پر سبقت حاصل ہے۔ نہ بعد میں آنے لوگ ان کو مل سکتے ہیں“

اس روایت میں بھی دو ائمہ جناب سیدنا محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ اپنے ہی دو ائمہ کی روایت کو شیعہ کیسے غلط کہہ سکتے ہیں۔ اس میں بھی اونٹوں ہی کا ذکر موجود ہے گھوڑوں کا ذکر نہیں

خلاصۂ کلام:

اب یہاں اس پورے کلام کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔

۱: حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی دو سواریاں تھیں، مرتجز اور مسنات۔ حدیث، اخبار، تاریخ کی کسی بھی کتاب میں ذوالجناح نام کے گھوڑے کا کوئی اتا پتا نہیں ہے۔

۲: واقعہ کربلا میں آپ اور قافلہ والوں کے پاس اونٹ تھے گھوڑے نہ تھے۔

۳: مکہ سے روانگی کے وقت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی سواری اونٹنی ہی تھی بلکہ تمام قافلہ حسینی رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹ تھے۔ جن پر بچے عورتیں اور ساز وسامان تھا۔

۴: محمد بن حنفیہ رحمتہ اللہ علیہ نے آکر آپ کے ناقہ (اونٹنی) کی مہار پکڑی گھوڑے کی لگام نہیں۔

۵: فرزوق شاعر سے ملاقات کے وقت بھی اونٹ کی قطاروں کا تذکرہ ملتا ہے۔

۶: دوران سفر بھی قافلہ حسینی رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹ ہی تھے اور راستہ میں بھی مزید اونٹ کرائے پر حاصل کیے گئے اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ قافلہ حسینی رضی اللہ عنہ کے پاس گھوڑے بھی تھے، تو یہ ایک ہی قافلہ میں مطابقت ہی نہیں رکھتا کیونکہ اونٹ اور گھوڑے کی رفتار میں فرق واضح ہوتا ہے تمام اخبار تاریخ اور مقاتل کی کتب میں مقام تنعیم پر قافلے کے

لیے کرائے پر اونٹ لینے کا ذکر موجود ہے۔

۷: ابن سعد کے لشکر سے خطاب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اونٹی پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا تھا۔

۸: عین لڑائی کے وقت بھی عقبہ بن سمعان نے اونٹنی کا پاؤں رسی سے باندھا۔

۹: طبری کی روایت کے مطابق میدان کربلاء میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹنی ہی تھی۔

۱۰: آپ کی شہادت کے بعد آپ کا لباس پائجامہ تلوار نعلین چھینے گئے تو زعفران پوشاک اور اونٹ بھی چھینے گئے۔

۱۱: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور محمد باقر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے بلکہ خود سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی اپنی روایت سے ثابت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپسی پر مقام کربلا میں آئے تو فرمایا یہ کربلا ہے یہ جگہ ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ ہے اور یہ ہمارے کجاوے رکھنے کی جگہ ہے۔ اور ہمارے مردوں کے شہادت گاہ اور ہمارے خون گرنے کی جگہ ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہاں دوسو نبی اور اولاد پیغمبر شہید ہوئے ہیں۔

۱۲: مکہ سے کربلا تک کل ۳۱ منزلیں تھیں جس کا کل فاصلہ ۸۰۰ سو عربی میل بنتا ہے اتنا لمبا سفر گھوروں پر نہیں اونٹوں پر ہی طے کیا جاسکتا ہے۔ اور پھر جبکہ بچے اور عورتیں بھی ساتھ موجود ہوں۔

مسافرانِ آخرت

● ملتان میں ہمارے معاون جناب عبدالواحد قریشی (سبحان اللہ نان قلچہ، کینٹ بازار) کے والدِ گرامی جناب محمد مرسلین قریشی، انتقال ۲۵ اگست ● چیچہ وطنی میں ہمارے قدیم معاون اور عبداللطیف خالد چیمہ کے دوست جناب سردار محمد نسیم ڈوگر کی والدہ ماجدہ ۵ر ستمبر کو انتقال کرگئیں۔ ● احمد پور شرقیہ سے ہمارے کرم فرما اور عزیز دوست جناب سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ کے بھانجے انتقال کر گئے ● مجلسِ احرارِ اسلام کے باوفا کارکن، بستی اسلام آباد رحیم یار خان کے مولانا عبد الخالق، انتقال ۸ر ستمبر ● جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے مرکزی رہنما جناب قاری محمد یعقوب شیخ کی ہمشیرہ صاحبہ ۱۷ر ستمبر کو انتقال کرگئیں مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ اور قاری محمد یوسف احرار نے تعزیت کا اظہار کیا ہے، قاری محمد یوسف احرار نے مرکز القادسیہ جا کے قاری محمد یعقوب شیخ سے تعزیت کی ● چیچہ وطنی میں مولانا محمد شہباز حسین کی والدہ ماجدہ ۱۱ر ستمبر جمعۃ المبارک کو انتقال کرگئیں ● چیچہ وطنی میں ہمارے معاون محمد اسلم کے والدِ گرامی محمد اسماعیل گزشتہ دنوں انتقال کر گئے ● چیچہ وطنی (چک نمبر 22/11L) کے قدیم ذمہ دار کارکن مولانا شاہد محمود احمد کی نومولود بیٹی گزشتہ دنوں انتقال کرگئی۔

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام فرمائیں (ادارہ)